نماز اور وسوسے

مع

نمازی بننے کا طریقہ

تصنیف

حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

نور الامین پبلی کیشنز

فیصل آباد ۔ پاکستان

سیکنڈ فلور بی، سی ٹاور 54
جناح کالونی فیصل آباد
فون: 2602292-41-92+

www.tablighulislam.com

جملہ حقوق محفوظ

کتاب ـــــ نماز اور وسوسے مع نمازی بننے کا طریقہ

مرتب ـــــ فقیہ العصر بقیۃ السلف حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

تعداد ـــــ 2200

مطبع ـــــ البغداد پرنٹرز مصطفیٰ آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد
041-8788807
ab_printers007@yahoo.com

اشاعت ـــــ چہارم، اپریل 2017

ڈیزائن ـــــ عدیل الرحمٰن اطہر

کمپوزنگ ـــــ محمد بلال خالد

قیمت ـــــ

ناشر ـــــ نور الامین پبلی کیشنز سیکنڈ فلور بی، سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد پاکستان
Ph: +92-41-2602292
Cell: 0300-7608838 - 0322-8665081

ملنے کے پتے

دفتر تحریک تبلیغ الاسلام — بی، سی ٹاور جناح کالونی فیصل آباد — Ph: +92-41-2602292

مکتبہ سلطانیہ — محمد پورہ فیصل آباد — Ph:+92-41-2637239

مکتبہ صبح نور جامع مسجد خضرا — پیپلز کالونی فیصل آباد — Ph:+92-418730834

https://www.facebook.com/tablighulislam/

https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمدلله وحده والصلاة والسلام علے من لا نبی بعده.

امابعد!

میرے پاس وقتاً فوقتاً احباب آتے ہیں کہ نماز پڑھتے ہیں لیکن خیالات اوروسوسے بہت آتے ہیں۔اس کا کوئی حل بتائیں اور کئی احباب آتے ہیں کہ ہم نماز پڑھنا چاہتے ہیں لیکن ہم سے نماز پڑھی نہیں جاتی لہذا کوئی تعویزوغیرہ بنادیں۔ان دنوں امور کو دو بابوں میں بیان کیا جاتا ہے تاکہ پڑھنے والوں کو آسانی ہو۔(اقول وباللہ التوفیق)

پہلا باب

نماز کی تین اقسام ہیں۔

(۱) عام لوگوں کی نماز

(۲) خواص کی نماز

(۳) خاص الخواص کی نماز

خواص حضرات اور خاص الخواص حضرات کی نماز کے متعلق وہی حضرات

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

جانیں اللہ تعالے ہمیں ان میں سے کرے۔

فقیر یہاں عام مسلمانوں کی نماز کے متعلق چند باتیں پیش کر رہا ہے۔

نماز میں وسوسے

اللہ تعالے نے اپنے حبیب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے وسوسے اور خیالات معاف کر دئے ہیں لہذا جب تک بندہ عملی طور پر غلط کام نہ کرے کوئی پکڑ (گرفت) نہیں۔

والحمد لله رب العالمين۔

حدیث ا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ان الله تجاوز عن امتی ماوسوست به صدرها مالم تعمل به اوتتکلم۔

(صحیح بخاری۔صحیح مسلم۔مشکواۃ شریف ص ۱۸)

یعنی بے شک اللہ تعالے نے میری امت سے وسوسے معاف کر دیئے ہیں اور جب تک میرا امتی اس وسوسے کے مطابق غلط کام یا غلط بات نہ

کرے کوئی پکڑ نہ ہوگی۔

حدیث۲

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ کچھ صحابہ کرام دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم اپنے اندر ایسے خیالات اور وسوسے پاتے ہیں کہ ان کوزبان پر لانا بہت بڑا گناہ سمجھتے ہیں۔ یہ سنکر حبیب خدا سید الانبیا ﷺ نے پوچھا کیا واقعی ایسا ہوتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ ﷺ ایسے ہی ہے تو فرمایا

ذالک صریح الایمان .

(صحیح مسلم۔ مشکواۃ شریف، ص۔۱۸)

یعنی فرمایا: اے میرے صحابہ یہ ایسے وسوسے آنا یہ تو صریح ایمان ہے۔

حدیث۳

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص دربار رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے دل میں ایسے ایسے خیالات آتے ہیں کہ میں ان کوزبان پر لانے سے پہلے یہ بہتر سمجھتا

ہوں کہ میں جل کر کوئلہ ہو جاؤں یہ سنکر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

الحمد لله الذی ردّ امره الی الوسوسة.

(ابوداؤد۔ مشکواۃ شریف، ص ۱۹)

یعنی اللہ تعالے کا شکر ہے کہ اس نے ایسی بری بات کو وسوسہ کی طرف پھیر دیا ہے۔

حدیث ۴

سیدنا محمد بن قاسم رضی اللہ تعالے عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھے نماز میں خیالات بہت آتے ہیں بلکہ زیادہ ہی خیالات آتے ہیں یہ سنکر حضرت قاسم بن محمد نے فرمایا: **امض فی صلواتک فانه لن یذهب ذالک عنک حتی تقول ما اتممت صلوتی.**

(رواہ مالک، مشکواۃ شریف، ص ۱۴)

یعنی تو اپنی نماز کو پورا کر، وسوسے تو آتے ہی رہینگے حتیٰ کہ تو کہے گا کہ میری نماز نہیں ہوئی۔

اس کی شرح میں شیخ المحدثین حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے فرمایا اے نمازی تو نماز سے فارغ ہو کر شیطان کو مخاطب کر

کے کہہ دے۔ارے شیطان! ہاں میں سمجھتا ہوں کہ میری نماز نہیں ہوئی لیکن دوبارہ میں بھی نہیں پڑھوں گا کیونکہ میرا رب تعالے بڑا مہربان ہے وہ میری ایسی نماز ہی قبول فرمالیگا۔(پھر شیطان وہاں سے بھاگتا ہے)

الحمد لله رب العالمين.

اللہ تعالے کا لاکھوں کروڑوں بار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے حبیب رحمۃ للعالمین ﷺ کا امتی بنایا۔

اسی لئے باب مدینہ علم مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا: ہماری نماز اور یہود و نصاریٰ کی نماز کے درمیان وسوسوں کی وجہ سے فرق ہے چنانچہ تفسیر روح البیان میں ہے۔

قال علی رضی الله تعالے عنه الفرق بين صلا تنا و صلاة اهل الكتاب وسوسة الشيطان.

(تفسیر روح البیان، ص ۴۶۹۔ج ۴)

یعنی کافروں کو وسوسے نہیں آتے لیکن ایمان والوں کو نماز میں شیطانی وسوسے آتے ہیں۔اس کی وضاحت ایک واقعہ سے ہوتی ہے۔

واقعہ

ایک یہودی عالم نبی اکرم حبیب خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا **یا محمد نحن نعبدبحضور القلب بلا وساوس الشیطان و نسمع من اصحابک انھم یصلون بالوسواس .**

یعنی اس یہودی نے کہا اے محمد ﷺ ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور ہمیں خیالات و وسوسے نہیں آتے اور ہم نے سنا ہے کہ آپ کے اصحاب نماز پڑھتے ہیں تو ان کو نماز میں خیالات و وسوسے آتے ہیں۔(تو ثابت ہوا کہ ہمارا مذہب سچا ہے) یہ سنکر نبی رحمت ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر اس یہودی کو مسئلہ سمجھا دو۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےعنہ نے فرمایا اے یہودی تو یہ بتا کہ اگر دو کمرے ہوں ایک کمرہ زروجواہر سونا چاندی سے بھرا ہوا ہو لیکن دوسرا کمرہ بالکل خالی ہو تو،تو یہ بتا کہ چور اگر چوری کرنے آئے کس کمرے میں جائیگا؟ یہودی نے کہا چور اسی کمرے میں جائیگا جس میں زروجواہر سونا چاندی ہو۔سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےعنہ نے پوچھا

کہ چور دوسرے کمرے میں جو کہ چوپٹ خالی ہے اس میں جائیگا؟ یہودی نے کہا نہیں کہ اس کمرہ میں تو کچھ نہیں چور کیا لینے جائیگا یہ سنکر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا! یہ تیرے سوال کا جواب ہے کہ ہمارے ایمان والوں کے دل ایمان کی دولت سے بھرپور ہیں اس لئے شیطان وسوسے دیتا ہے اور تمہارے دل چونکہ دولت ایمان سے خالی ہیں اسلئے شیطان کو کیا پڑی ہے کہ وہ وقت ضائع کرے۔ فاسلم الیهودی

(تفسیر روح البیان، ص۱۸۲۔ ج۵)

یعنی یہ جواب سنکر یہودی مسلمان ہو گیا

والحمدلله رب العالمین

اسی قسم کا ایک واقعہ حیات صدریہ میں مذکور ہے۔

واقعہ

حاجی عبدالرحمٰن صاحب ایبٹ آباد سے اپنے بھائی ڈاکٹر عبدالحمید قادیانی کو لے کر خواجہ صدرالدین کی خدمت میں (ہری پور ہزارہ موضع درویش) لے کر آئے اور عرض کیا حضور میرا یہ بھائی مرزائی قادیانی ہو گیا ہے میں نے اس کو بہت سمجھایا ہے تا کہ یہ سیدھے راستہ پر آجائے مگر اس پر کچھ اثر

نہیں ہوا آپ اسے سمجھائیں یہ سن کر آپ نے دلائل دے کر اسے سمجھانے کی کوشش کی مگر اس ڈاکٹر پر کچھ اثر نہ ہوا اور اس نے کہا مجھے سیدھا راستہ تو اب ملا ہے جب سے میں قادیانی ہوا ہوں بلکہ مجھے افسوس ہے کہ میں نے سابقہ زندگی گمراہی میں گزار دی اس پر حضرت خواجہ صدر الدین نے فرمایا تمہیں کس طرح یقین ہوا ہے کہ تم اب سیدھے راستے پر پہنچے ہو اس ڈاکٹر نے جواب دیا کہ میں نے ایک خواب دیکھا تھا وہ یوں ہے کہ ایک عالیشان باغ ہے نہایت ہی دلکش ہے اور سبزہ زار ہے جگہ جگہ خوشنما پھول کھلے ہیں خوشبوئیں آ رہی ہیں اس باغ میں ایک نہایت عمدہ اور خوبصورت مسہری (بیڈ) ہے اور اس کے اوپر ایک بزرگ سفید چادر اوڑھے آرام فرما ہیں میں نے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں میں نے ان کا چہرہ انور تو نہیں دیکھا مگر میرے دل نے گواہی دی کہ ان کا مقام بہت اونچا ہے نیز میں جب سے احمدی (قادیانی) ہوا ہوں مجھے عبادت میں خشوع و خضوع نصیب ہو گیا ہے جبکہ اس سے پہلے کی تمام عبادات بے کیف بے مزہ تھیں یہ سن کر حضرت خواجہ صدر الدین خاموش ہو گئے اور حاجی عبد الرحمٰن کو علیحدگی میں سمجھایا کہ آپ کا بھائی اس

غلط مشاہدہ کی وجہ سے گمراہ ہوا ہے اب اسے جب تک صحیح مشاہدہ نہ کرایا جائے اسے سمجھانا دلائل پیش کرنا بیکار ہے آپ اس کو لے جائیں ہم کوشش کریں گے کہ یہ صحیح راہ پر آجائے حاجی عبدالرحمٰن صاحب اپنے بھائی ڈاکٹر کو لے کر چلے گئے اور دو دن کے بعد پھر اس کو لے کر آئے اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا ہے میرا بھائی توبہ کر کے اسلام میں داخل ہو گیا ہے۔ حضرت خواجہ صدرالدین نے ڈاکٹر سے پوچھا تو اس نے کہا اب میں نے خواب میں وہی منظر (باغ والا) دیکھا ہے وہی باغ ہے اسی طرح کی مسہری اور اس پر سفید چادر اوڑھے مرزا صاحب سو رہے ہیں اور میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ منہ سے چادر ہٹا کر زیارت کروں لہذا میں مسہری کے قریب گیا اور بڑی احتیاط سے چادر ہٹائی تو دیکھ کر میری چیخ نکل گئی کہ مسہری پر خنزیر پڑا ہوا ہے یہ دیکھ کر میری آنکھ کھل گئی اور میں نے وہیں پر مرزائیت سے توبہ کی اور سچے مذہب راہ حق پر دوبارہ آ گیا ہوں۔ (حیات صدریہ، ص۔۲۹۰)

مصنف لکھتے ہیں اس پر میں نے سوال کیا حضرت یہ فرمائیے کہ قادیانی مذہب اختیار کرنے سے عبادت میں خشوع و خضوع کیوں پیدا ہو گیا تھا؟

یہ سن کر حضرت خواجہ صدر الدین نے اپنے مخصوص لہجے میں فرمایا: جھلیا یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔فرمایا عبادت میں خشوع وخضوع اس لئے نہیں ہوتا کہ شیطان وسوسے ڈال کر انسان کے دل ودماغ کو پراگندہ کرتا رہتا ہے۔تا کہ انسان بے کیفی اور بدمزگی سے تنگ آکر عبادت چھوڑ دے لیکن اگر کوئی شخص قادیانی ہوکر دائرہ اسلام سے خارج ہوجائے تو پھر شیطان کو کیا پڑی ہے کہ وہ اس کے دل ودماغ کو پراگندہ کرنے کے لئے محنت کرتا پھرے۔ظاہر ہے کہ کفر کی حالت میں خواہ کتنے ہی خشوع وخضوع سے عبادت کی جائے نا قابل قبول ہے۔

(حیات صدریہ،ص۔۲۹۲)

الحاصل مندرجہ بالا حوالاجات سے روزروشن کی طرح واضح ہوا کہ عبادت (نماز) میں وسوسے آنا یہ ایمان کی نشانی ہے۔

ہاں اگر کوئی نماز کا ترجمہ یاد کرلے اور نماز میں ترجمہ کی طرف دھیان رکھے تو وسوسے کم ہوجائینگے۔

اے میرے عزیز مسلمان بھائیو، وسوسوں اور خیالات کی وجہ سے نماز کو چھوڑ دینا یہ شیطان کا مشن پورا کرنا ہے۔

ایک بزرگ تمثیل بیان فرماتے ہیں کہ اس کی مثال یوں کہ ایک بھکاری ہاتھ میں کشکول پکڑے گداگری کے لئے نکلے اور اس کے پیچھے کتا لگ جائے وہ بھکاری کہے پہلے میں کتے کو سمبھالوں پھر گداگری کروں گا وہ کتے کے پیچھے دوڑے اور کتا کبھی اس گلی میں گھس جائے کبھی اُس گلی میں اور وہ گداگر سارا دن کتے کے پیچھے لگا رہے تو اس نے کمانا کیا ہے بلکہ اسے چاہیے کہ وہ لاٹھی کے ساتھ کتے کو روکے رکھے تاکہ وہ ٹانگوں کو نہ کاٹ لے اور اپنا کام کرتا رہے کتا بھونکتا ہے تو بھونکنے دے۔

یوں ہی نمازی کو چاہیے کہ شیطان بھونکتا ہے (وسوسے دیتا ہے) اسے بھونکنے دے اتنا خیال ضرور رکھے کہ کہیں شیطان عملی طور پر گناہ نہ کرا دے۔ باقی وسوسے دیتا ہے تو دیتا رہے۔

اللہ تعالے بڑا مہربان ہے اس کے پیارے حبیب ﷺ نے فرمادیا ہے

ان اللہ تجاوز عن امتی ماوسوست بہ صدرھا مالم تعمل بہ او تتکلم . یعنی اللہ تعالے نے میری امت سے وسوسے معاف کر دئے ہیں جب تک وہ امتی ان وسوسوں کے مطابق عمل یا کلام نہ کرے۔

اس ارشاد گرامی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ انعام پہلی امتوں کو حاصل

نہیں تھا۔

اس ذات وحدہ لاشریک کا لاکھوں کروڑوں بار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی بنایا۔

اللھم صل وسلم و بارک علے حبیبک صاحب التاج والمعراج والبراق والعلم و علے اله و اصحابه الی یوم الدین.

دوسرا باب

سوال

بعض احباب فقیر کے ہاں آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھنا چاہتے ہیں لیکن نماز پڑھی نہیں جاتی اس کا کیا علاج ہے۔

جواب

اگر کوئی مریض کسی ڈاکٹر صاحب کے پاس علاج کیلئے جائے تو پہلے اس کا چیک اپ کیا جائیگا، الٹراساؤنڈ، خون ٹیسٹ وغیرہ کیا جائیگا تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس کو کیا بیماری ہے اس کے بعد علاج شروع ہوگا۔

یوں ہی پہلے یہ معلوم کیا جائے کہ وجہ کیا ہے کیوں نماز نہیں پڑھی جاتی، وجہ یہ ہے کہ ہم نے نفس کو پالا پوسا موٹا تازہ کیا اب یہ منہ زور گھوڑا ہو گیا ہے یہ ہمیں نیکی کی طرف آنے ہی نہیں دیتا۔

ان النفس لا مّارة بالسوء (قرآن مجید)

یعنی بیشک نفس امارّہ ہمیشہ برائی کی طرف لے جاتا ہے (نیکی کی طرف آنے ہی نہیں دیتا) اس لئے بسیار کوشش کے باوجود ہمیں نماز نہیں پڑھنے دیتا۔

ہاں ہاں جن حضرات نے اس نفس امارّہ کو قابو کیا اس کی امارگی کو بھوک پیاس دیکر توڑ دیا ان کا نفس نڈھال ہو گیا ان کو ان کا نفس نیکی سے روک نہیں سکتا جیسے کہ مشہور ہے کہ اماموں کے امام سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور غوثوں کے غوث غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ نے چالیس پنتالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی حالانکہ سو جانے سے وضو جاتا رہتا ہے۔

اور یہ چالیس پنتالیس سال رات بھر عبادت الٰہی میں گزار دینا یہ آسان کام نہیں۔ایسا وہی کرسکتا ہے جس نے نفس کی امارّ گی کو توڑ دیا ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے نفس قدسیہ کے فیوض و برکات سے مالا مال کرے الحاصل جب نفس کو پالا جائے کبھی یہ کھا، کبھی وہ کھا، کبھی بوتل پی، کبھی چائے پی، کبھی ٹی وی کے شو، کبھی سینما کی فلمیں دیکھ یعنی نفسانی خواہشات کی تکمیل میں لگے رہیں تو نفس موٹا ہو جاتا ہے اس کی امّارگی بڑھ جاتی ہے اور یہ منہ زور گھوڑے کی طرح خواہشات کے پیچھے دوڑتا ہے یہ نیکی کی طرف آنے ہی نہیں دیتا اللہ تعالے نے قرآن مجید میں فرمایا:

فخلف من بعد هم خلف اضاعوا الصلاة و اتبعوا الشهوات فسوف یلقون غیّا. (قرآن مجید)

یعنی اچھے لوگوں کے بعد برے لوگ پیدا ہو گئے وہ نمازوں کو ضائع کرتے ہیں اور خواہشات کے پیچھے لگے رہتے ہیں تو وہ دن دور نہیں جب ایسے لوگ وادی غیّ میں پھینکے جائیں گے۔

غیّ

وادی غیّ کیا ہے؟ سیدنا عبداللہ بن عباس صحابی رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا: وادفی جهنم وان اودية جهنم تستعيذ من

حرہ۔ یعنی وہ دوزخ کی ایک وادی ہے کہ دوزخ خود اس سے اللہ تعالے کی پناہ مانگتا ہے۔ یا اللہ مجھے وادی غیّ کی گرمی سے بچا۔

(الامان الحفیظ)

اپیل

اے میرے مسلمان بھائی! ہم ذرہ سوچیں کہ بے نمازی کیلئے اتنی سخت سزا کیوں ہے یہ اسلئے ہے کہ نماز پڑھنا پر لے درجے کی ناشکری ہے غور کریں کہ جس خالق و مالک جل جلالہٗ نے بندے پر اتنے احسان کئے کہ بندہ گن نہیں سکتا وان تعدوا نعمة الله لاتحصوها. ہاتھ دیئے، کان دیئے، زبان دی، آنکھیں دیں، پھر یہ کہ اپنے حبیب صاحب لولاک ﷺ کا امتی بنایا پھر یہ کہ پہلے اس امت پر روزانہ پچاس نمازیں فرض کیں زاں بعد اپنے حبیب رحمت کائنات ﷺ کے وسیلہ سے پانچ کر دیں۔ ان گنت انعامات عطا کئے اس خالق کائنات جل جلالہٗ کی عطا کردہ نعمتوں کے شکریہ کے طور پر بندہ پانچ وقت سجدہ بھی نہ کرے تو اس سے بڑھ کر اور ناشکری کیا ہوسکتی ہے اور ناشکرا انسان واقعی سخت سزا کا مستحق ہے اللہ تعالے ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرے اور ہم آج ہی

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

توبہ کریں نماز کو پابندی سے ادا کریں اللہ تعالے جل جلالہٗ نے ساتھ ہی فرمادیا ہے۔ الامن تاب و آمن وعمل صا لحاً فاؤ لئک یدخلون الجنۃ ولا یظلمون شیاً ۔ یعنی وہ بندہ وادی غیؔ میں نہیں ڈالا جائیگا جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے یہ توبہ کرنے والے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان پر کسی قسم کی زیادتی نہیں کی جائیگی۔

نیز قرآن مجید سے اللہ تعالیٰ کے دو فرمان اور بھی سن لیں تا کہ قیامت کے دن کوئی عذر باقی نہ رہے قرآن مجید میں ہے۔ الا اصحاب الیمین فی جنات یتسألون عن المجرمین ماسلککم فی سقر. جنتی جنت میں خوش طبعیاں کرتے ہونگے پھر ایک دوسرے سے پوچھیں گے فلاں فلاں کہاں ہیں۔ جواب میں کہا جائے گا کہ وہ تو دوزخ میں ہیں، یہ سن کر وہ جنتی ان دوزخ والوں سے پوچھیں گے کہ تم دوزخ میں کیوں پہنچ گئے؟ وہ دوزخ والے جواب دینگے لم نک من المصلین. ہم نماز نہیں پڑھتے تھے نیز ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور فضول بحثیں کرتے تھے اور قیامت کے دن کو نہیں مانتے تھے۔

دوسرا فرمان ذیشان: یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلایستطیعون خاشعة ابصارھم ترھقھم ذلة.

(قرآن مجید)

یعنی جس دن قیامت کی ہولناکیاں شدت پر ہونگی تو حکم ہوگا کہ رب تعالی کو سجدہ کرو لیکن (بے نماز) سجدہ نہیں کرسکیں گے اور ان کی آنکھوں پر ذلت چھائی ہوگی۔

یا اللہ وہ سجدہ کیوں نہیں کرسکیں گے؟ تو فرمایا: وقد کانوا یدعون الی السجود وھم سالمون. یعنی دنیا میں وہ سجدہ کی طرف بلائے جاتے تھے (حی علی الصلوۃ) آؤ نمازیں پڑھو مگر یہ لوگ باوجود تندرست ہونے کے نمازوں کی طرف نہیں آتے تھے۔

تفسیروں میں آتا ہے کہ بے نمازوں کی پشت تانبے کی پلیٹ کی طرح اکڑ جائے گی اور وہ سجدہ نہیں کرسکیں گے۔

اللہ تعالی ہم سب کو سچی توبہ اور نیک عمال کی توفیق عطا کرے۔

آمین بجاہ حبیبہ رحمة للعالمین

زاں بعد اس طرف آئیں کہ نماز نہ پڑھی جانے کا کیا علاج ہے۔

علاج

سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اے انسان اللہ تعالی نے تجھ میں غصّہ اسلئے نہیں پیدا کیا کہ تو کسی کمزور کو کسی نوکر کو پٹخ دے اسے دو چار رسید کردے اور دو چار گرم گرم سنا دے بلکہ اللہ تعالے نے تیرے اندر غصّہ اس لئے پیدا کیا کہ تو اسے اپنے اوپر نافذ کرے۔

(اوکما قال)

تو اگر تیرا نفس تجھے نماز کی طرف نہیں آنے دیتا تو تو غصّے کو اپنے اوپر اس طرح نافذ کر کہ اپنا نام لیکر پکا وعدہ کر اور کہہ کہ اے فلاں اگر توں نے کل نماز نہ پڑھی تو کل روزہ ہوگا۔ یا کم از کم یہ کہ کل تین بجے تک کوئی چیز کھانے پینے کی منہ کے ساتھ نہیں لگاؤں گا، تو دیکھتے ہیں کہ کیسے نماز نہیں پڑھی جاتی بس ایک ہفتہ عشرہ کر کے دیکھ تو تو پکا نمازی بن جائیگا اور پھر جب قبر میں جائے گا تو قبر تیرے لئے جنت کا باغ بن جائیگی حدیث پاک میں ہے کہ انما القبر روضة من رياض الجنة او حفر ة من حفر النيران. یعنی یا تو قبر جنت کے باغوں میں سے باغ

بنے گے یا تو دوزخ کے گڑھوں میں سے گڑھا بنے گی۔ اور اگر تو کہے کہ جی یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا کہ تین بجے تک منہ بند رکھوں، تو پھر تو دوزخ کے دروازے ہی کھلے ہیں۔ کیونکہ بے نمازی کا حشر کسی ولی کسی قطب کسی غوث کے ساتھ نہیں ہوگا۔

بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **وکان یوم القیامة مع قارون و فرعون وھامان وابی بن خلف.**

یعنی اللہ تعالے کے پیارے حبیب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! قیامت کے دن بے نماز کا حشر قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (مشکواۃ شریف، ص۔۵۸)

اور اس میں شک وشبہ نہیں کہ یہ کفار دوزخ میں پھینکے جائیں گے۔

الامان الحفیظ

اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق بے نماز بھی ان کے ساتھ دوزخ میں پھینکا جائیگا جیسا کہ فرمان الہٰی گزرا ہے۔

فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلاۃ واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیا.

اللہ تعالے ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرے اور ہم سوچیں ہم سمجھیں ہم کس لئے دنیا میں آئے ہیں؟ کیا کرنا چاہیے اور ہم کیا کرر ہے ہیں؟ اللہ کریم جل جلالہٗ نے قرآن مجید میں فرمادیا ہے:

وماخلقت الجن والانس الالیعبدون. یعنی میں نے جن اور انسانوں کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے مگر ہم نے یہ نظریہ بنالیا ہے کہ ہم تو دنیا میں عیش کرنے آئے ہیں۔

خوردن برائے زیستن وذکر کردن است

تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

یعنی اے بندے کھانا پینا تو اس لئے ہے کہ توں زندہ رہ کر اللہ تعالے کی عبادت کرلے مگر توں نے اے غافل انسان یہ نظریہ بنالیا ہے کہ زندگی ہے ہی عیش کرنے کیلئے۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول وقوۃ الاباللہ العلی العظیم.

میرے عزیز، میرے مسلمان بھائی ہم غفلت کو چھوڑیں، ہوش کریں۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں سامان سو برس کا مگر پل کی خبر نہیں

کیا معلوم کہ موت کا فرشتہ آج ہی آجائے پھر کف افسوس ملنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ پھر نافرمان جب قبر میں جائے گا تو وہاں رو، رو کر عرض کرے گا:

قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحاً فی ما ترکت.

(قرآن مجید)

یعنی کہے گا یا اللہ میں غلطی کر بیٹھا مجھے ایک بار دنیا میں بھیج آئندہ میں کوئی غلط کام نہ کروں گا کبھی نافرمانی نہیں کروں گا اللہ تعالے کی طرف سے فرمان جاری ہوگا کلا یعنی ہرگز نہیں ہوسکتا کہ دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے۔ نیز اللہ تعالے نے قرآن مجید میں فرمایا:

لاتستوی الحسنة ولا السیئة. (قرآن مجید)

یعنی نیکی بدی برابر نہیں۔ نیکی کا انجام اور ہے اور بدی کا انجام اور ہے۔ ایک واقع پڑھنے میں آیا کہ ایک شخص مالدار تھا اسکے دو بیٹے تھے جب وہ فوت ہوا تو دونوں بیٹوں نے باپ کی جائداد آدھی آدھی تقسیم کرلی زاں بعد ایک بیٹے نے یاد الٰہی والی لائن اختیار کرلی اور ایک چھوٹا سا عبادت خانہ بنالیا اس میں دن رات اللہ تعالے کی عبادت میں مشغول ہوگیا، لیکن

دوسرے بیٹے نے دنیاوی لائن اختیار کرلی ڈگریاں حاصل کیں اور پھر گاؤں چھوڑ کر شہر میں رہائش گاہ بنالی اور دنیاوی لحاظ سے اونچے سے اونچا چلتا گیا۔ اتفاق سے اس علاقے کا بادشاہ مرگیا لوگوں نے سوچا اب کون بادشاہی سنبھالے گا اس نوجوان پر نظر پڑی کہ یہ بڑا سنجیدہ، فہمیدہ، جہاں دیدہ ہے اسے تخت شاہی پر بیٹھا دیا وہ پہلے ہی دین سے دور تھا جب حکومت مل گئی تو سارے عیب اس میں آ گئے شراب نوشی، بدماشی اور ظلم و ستم وغیرہ کا مرتکب ہوگیا۔ گاہے گاہے وہ دیہاتی بھائی اس کے پاس آکر اسے سمجھاتا اے میرے ماں جائے ! کیا توں نے مرنا نہیں توں اپنے خالق و مالک کو بالکل بھول چکا ہے مگر کون سنے اس کان سے سنی اس کان سے نکال دی۔ ایک دن اس بادشاہ نے وزیر سے کہا وزیر صاحب زرا باہر چلیں اور سیر کریں، دل خوش کریں۔

اس زمانے میں گھوڑا سب سے اچھی سواری ہوتی تھی، شاہی اصطبل سے گھوڑے آ گئے۔ ایک گھوڑے پر بادشاہ سوار ہوگیا باقی گھوڑوں پر وزیر مشیر سوار ہو گئے۔ ساتھ گانے والیاں اور شراب وغیرہ سامان طرب اور ساتھ فوج وسپاہ بھی چل پڑی جب شہر سے باہر نکلے تو ایک بھکاری

سامنے آیا میلے کچیلے پھٹے پرانے کپڑے تھے اس نے سلام پیش کیا بادشاہ نے پولیس والوں سے کہا اسے پکڑو یہ پیشہ ور لوگ کہیں بھی آرام کرنے نہیں دیتے پولیس والے اسے پکڑ کر کہیں دور لے گئے اس بھکاری نے کہا میں نے بادشاہ کو ایک پیغام دینا ہے کچھ اہلکار ہنسے کہ یہ صورت بادشاہوں سے ملاقات والی ہے ؟ لیکن ایک نیک دل نے کہا میں اجازت لیتا ہوں اگر اجازت مل گئی تو بہتر ورنہ بادشاہ سے ملاقات ہرگز نہیں ہوسکتی اس اہلکار نے بادشاہ کی خدمت میں جا کر سلوٹ کیا اور عرض کیا وہ بھکاری کہتا ہے میں نے بادشاہ کو ایک پیغام دینا ہے۔اس نے کہا کیا پیغام ہے اس اہلکار نے کہا وہ بتاتا نہیں اور کہتا ہے یہ خاص پیغام ہے صرف بادشاہ کو دینا ہے بادشاہ نے اجازت دی وہ بھکاری حاضر ہوگیا بادشاہ نے پوچھا کیا پیغام ہے اس نے کہا مجھے پہچانتے ہو کہ میں کون ہوں بادشاہ نے کہا تو کون ہے اس نے کہا میں ملک الموت ہوں یہ سن کر بادشاہ کے طوطے اڑ گئے اور منّت سماجت کرنے لگا کہ مجھے آگے جانے دو، وہ بولا اجازت نہیں پیچھے جانے دو، کہا نہیں: بادشاہ نے کہا مجھے وزیر سے بات کر لینے دو، کہا نہیں: بس وہیں دبوچا اور جان نکال لی اور وہ بادشاہ گیا جہنم۔

پھر جب دوسرے بھائی کی باری آئی تو اللہ تعالے نے فرمایا اے ملک الموت! وہ ناشکرا جس کو ہم نے ساری نعمتیں دیں اسے مال دیا اولاد دی اقتدار دیا وہ ہمارا شکر نہ بجالایا وہ تو اپنی کرتوتوں کی وجہ سے پہنچ گیا جہنم لیکن یہ دوسرا بھائی جو ہمیں نہیں بھولا یہ شکر گزار بندہ ہے اسے لاؤ اسے انعام واکرام سے نوازیں پھر فرمایا اے ملک الموت اس شکر گزار بندے کو ہمارا سلام کہنا دوم یہ کہ اسے کہنا اگر کوئی تمنا ہے خواہش ہے تو بتاؤ اس کی ہر خواہش پوری کرنا۔ سوم جب تک وہ میرا شکر گزار بندہ اجازت نہ دے اس کی جان مت نکالنا۔

جب ملک الموت اس نیک بھائی کے پاس پہنچے تو وہ یاد الٰہی (نماز) میں مشغول تھا سلام کے بعد پوچھا کون ہو؟ فرمایا ملک الموت ہوں یہ سن کر شکر گزار نے کہا عرصہ ہوا میں انتظار میں ہوں کہ تو کب آئے اور میں دربار الٰہی میں پہنچ جاؤں ملک الموت علیہ السلام نے فرمایا جناب یوں نہیں، سب سے پہلے یہ کہ اللہ تعالے نے آپ کو سلام بھیجا ہے دوم یہ کہ کوئی تمنا ہو، کوئی خواہش ہو تو بتاؤ وہ پوری کی جائیگی اس نیک بندے نے کہا ساری خواہشات ختم کر چکا ہوں بس ایک ہی خواہش ہے کہ کب

اللہ تعالے کے دربار میں حاضری ہو ملک الموت نے فرمایا تیسری بات یہ ہے کہ جب تک آپ اجازت نہ دینگے میں آپ کی جان نہیں نکال سکتا یہ سن کر اس اللہ تعالے کے نیک بندے نے کہا میں تازہ وضو کرتا ہوں اور نماز کی نیت باندھتا ہوں اور جب میں دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ میں جاؤں تو میری جان نکال لینا۔یوں ہی ہوا اور وہ بندہ نماز کی حالت میں اللہ تعالے کے دربار حاضر ہو گیا۔یہ ہے نیکی کا انجام۔اللہ تعالے فرماتا ہے:لا تستوی الحسنة والا السیئة.

نیکی کا انجام

ایک نیک بندہ پابند صوم وصلاۃ درود شریف کی کثرت کرنے والا وہ فوت ہو گیا وارثوں نے قبر کھودنے والے سے کہا اس کی قبر کھودو وہ قبر کھودنے والا جب قبر کھود کر گھر آیا تو مرد وعورت اس کے گھر اکھٹے ہو گئے کہ اس گھر سے اتنی پیاری خوشبو آرہی ہے دروازہ کھٹکھٹایا وہ گورکن باہر نکلا لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے بندے تو اتنی پیاری اور شاندار خوشبو کہاں سے لایا ہے؟ اس نے کہا میں نے کوئی خوشبو نہیں لگائی بلکہ میرے کپڑوں کے ساتھ ایک عاشق رسول کی قبر کی مٹی لگی ہوئی ہے یہ خوشبو اس

کی ہے۔ یہ ہے نیکی کا انجام۔

بدی کا انجام

علامہ خوبوی نے اپنی کتاب دُرّۃ الناصحین میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک بندہ فوت ہوگیا اسے غسل دیا کفن پہنایا اور جنازگاہ لے گئے جب جنازہ پڑھنے لگے تو دیکھا کہ اس کے کفن کے اندر گلے کے قریب کوئی چیز حرکت کررہی ہے لوگوں نے کہا کھولو اور دیکھو کہ کیا ہے جب گرہ کھولی تو دیکھا ایک زہریلا سانپ ہے جو ڈنگ مار رہا ہے شور مچ گیا اور اسے مارنے لگے تو سانپ نے کلمہ طیبہ پڑھا اور کہا مجھے کیوں مارتے ہو میں اللہ تعالے کے حکم سے آیا ہوں اور اسے قیامت تک ڈستا رہوں گا لوگوں نے پوچھا اے سانپ اس کا جرم کیا تھا؟ سانپ نے کہا تین جرم تھے اول یہ کہ اذان سن کر مسجد میں نہیں آتا تھا دوم یہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا تھا سوم یہ علماء کی بات نہیں سنتا تھا۔ الامان الحفیظ۔ یہ ہے بدی کا انجام

نیکی کا انجام

ایک بادشاہ تھا غفلت شعار اسلام سے دور دنیا کی لذت میں مخمور لیکن اس

کا وزیر نہایت نیک دل انسان آخرت کا طلبگار وہ وزیر اس بات کا خواہاں تھا کہ کوئی موقع ملے تو میں بادشاہ کو نصیحت کروں تا کہ اس کی آخرت سنور جائے ایک رات بادشاہ نے کہا وزیر صاحب چلو چل کر رعایا کی خبر گیری کریں کہ کہیں کوئی مصیبت زدہ نہ ہو گھوڑوں پر سوار ہو کر چل پڑے آگے گئے تو ایک انچا سا مکان نظر آیا جس سے روشنی چھن رہی تھی بادشاہ نے کہا وزیر صاحب رات ڈھل رہی ہے تو یہ اس وقت مکان کے اندر روشنی کیوں ہے اوپر چڑھ کر دیکھا تو اندر گندگی کا ڈھیر نظر آیا اس کو کرسی نما بنایا گیا تھا اس کے اوپر ایک شخص میلے کچیلے کپڑے پہنے بیٹھا ہوا ہے سامان طرب بھی پڑا ہے سامنے ایک عورت بیٹھی ہے وہ مرد خطاب کرتا ہے کہ ملکہ یہ بات ہے ملکہ یہ ہوں ہے عورت بولتی ہے تو کہتی ہے ہاں بادشاہ سلامت یوں ہی ہے بادشاہ سلامت یوں ہی ہے۔

بادشاہ سوچنے لگ گیا کہ کون بادشاہ اور کون ملکہ یہ کیا چکر ہے؟ آخر کار سمجھ گیا یہ شغل کر رہے ہیں ۔ مرد اپنے گندگی کے ڈھیر پر بیٹھا اپنے آپ کو بادشاہ تصور کر رہا ہے بادشاہ نے کہا وزیر صاحب یہ شغل کر رہے ہیں کرنے دو ہمیں کیا وزیر کو موقع مل گیا بولا بادشاہ سلامت ایک ایسی بھی

بادشاہت ہے جس کے سامنے یہ تیری بادشاہت ایک گندگی کا ڈھیر ہے
بادشاہ چونکا کہ وہ ایسی بادشاہی کہاں ہے میں وہ ضرور حاصل کروں
گا۔وزیر صاحب نے چند نصیحت کی باتیں سنائیں اور پھر اس بادشاہ کو اس
کے آباء واجداد کی قبروں پر لے گیا وہاں نصیحت کے اشعار لکھے ہوئے
تھے کچھ یہ اشعار تھے۔

اتعمی عن الدنیا و انت بصیر　　تجهل ما فیها و انت خبیر

تو بے وفا دنیا سے آنکھیں بند کرتا ہے حالانکہ توں انکھیارا ہے اور توں دنیا
ومافیھا سے جاہل ہے حالانکہ توں خبردار ہے۔

وتصبح تبنیها کانک خالد　　وانت غدا عما بنیت تسیر

اور تو دنیا کو یوں اکٹھا کرتا ہے جیسے تو نے ہمیشہ یہاں رہنا ہے۔اور تو کل
یہ سب کچھ چھوڑ کر رخصت ہو جائیگا۔

و دونک فاصنع کلما انت　　صانع فان البیوت المیتین قبور

تو دنیا میں بنا لے جو کچھ بنانے والا ہے آخر کار مرنے والوں کا گھر قبر ہے
یہ پڑھ کر اور نصیحت کی باتیں سن کر بادشاہ چونکا اور کہا کہ (میں وہ
بادشاہی ضرور حاصل کروں گا) سچی توبہ کر کے صحیح مسلمان بن گیا اور

عذاب الٰہی سے بچ گیا۔ (قلیوبی)

ایک عالم دین نے یوں بیان کیا کہ وزیر نے اس بادشاہ کیلئے عبادت خانہ بنادیا وہ بادشاہ اپنی بادشاہی چھوڑ کر اس عبادت خانہ میں گوشہ نشین ہوگیا اور پھر کچھ عرصہ بعد وہ فوت ہوا اور وزیر کو خواب میں ملا اور بتایا وزیر صاحب اللہ تعالے نے مجھے یہاں ایسی بادشاہی عطا کی ہے کہ دنیا کی بادشاہی اس کے مقابلہ میں گندگی کا ڈھیر ہے۔ اس واقعہ کو ہمارے وہ مسلمان بھائی غور سے پڑھیں جو کہ ممبریاں حاصل کرنے کیلئے سب کچھ کرگزرتے ہیں لیکن نماز، روزہ کی پرواہ تک نہیں۔ اگر وہ احکام الٰہی سے یوں ہی روگردانی کرتے رہے تو کیا یہ ممبریاں یہ حکومتیں ان کو قہر الٰہی سے بچالینگی۔ (الامان الحفیظ)

حسبنا اللہ و نعم الو کیل.

ناصحانہ اشعار

جاگ دلا نہ ہواج غافل توں ایتھوں ٹر جانا اے
نازک بدن ملوک ایہہ تیرا اک دن خاک سمانا اے
مال اولاد دے لگ آکھے حق اللہ دے بھنّے توں
مال اولاد تے بیوی تیری نہ تینوں چھڑوانا اے
نت ویکھیں توں بار لدیندے تینوں اجے نہ فکر تیاری دی
تینوں بھی جگ کہسی اک دن مر گیا اج فلانا اے
بہناں بھائی یار آشنائی سب مطلب دے بیلی نے
موتوں پچھے قبر توڑی کسے فاتحہ پڑھن نہیں جانا اے
ویلا ای ہن جاگ کے کر لے نیک اعمال کمایاں توں
حشر توڑی سونا وچ قبرے خاک تے کیڑیاں کھانا اے

اللھم نجنا مما نخاف یا خفی الالطاف بفضلک و کرمک یاارحم الراحمین و صلی اللہ تعالے علے حبیبہ و نبیہ ورسولہ سیدالعالمین وعلے الہ واصحابہ اجمعین.

محتاج دعاء: **ابوسعید** غفرلہ والوالدیہ ولاحبابہ

۲۱ جمادی الاخری ۱۴۲۶ھ

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

نورالامین پبلی کیشنز کی دیگر مطبوعات